بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ اشاعت نمبر 2

قال النبی ﷺ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
لباس خضر میں اکثر رہزن بھی ہوتے ہیں

کیا شیعہ ختم نبوت کے منکر تو نہیں.....؟

مذہبِ شیعہ

اور

عقیدۂ ختمِ نبوۃ

ایک تحقیقی جائزہ

ناشر
النجم ریسرچ اکیڈمی
پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و کفیٰ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد !

عقیدہ ختم نبوت اسلام کی جان ہے کوئی بھی شخص ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر مسلمان نہیں ہوسکتا کیونکہ دین اسلام کا تمام نظام ختم نبوت کے محور پر گردش کرتا ہے اس دنیا میں جتنے بھی انبیاء کرام تشریف لائے ہر نبی اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت دیتا رہا حتیٰ کہ یہ سلسلہ نبوت آنحضرت ﷺ تک آپہنچا تو اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمادیا:

"ما کان محمد ابا احد من رّجالکم ولکن رّسول اللہ و خاتم النّبین"

(سورۃ احزاب، آیت ۴۰)

ترجمہ: حضرت محمد ﷺ تم میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور تمام نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ اگر سلسلہ نبوت کو (خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی) جاری و ساری رہنا ہوتا تو آنحضرت ﷺ کبھی یہ اعلان نہ فرماتے "انا خاتم النّبین لانبیّ بعدی" (ترجمہ) میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ رئیس المفسرین حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ اپنی مستند تفسیر میں سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۴۰ چالیس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ آیت نص صریح ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا جب کوئی نبی نہ ہوا تو رسول تو بطریق اولیٰ نہیں ہوسکتا کیونکہ رسالت کا مرتبہ خاص ہے، بہ نسبت مرتبہ نبوت کے ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے۔ مگر ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں، کیونکہ رسول تو صاحب شریعت نبی کو کہا جاتا ہے اور نبی عام ہے چاہے صاحب شریعت ہو یا نہ ہو، چونکہ آیت میں لفظ خاتم المرسلین کی بجائے خاتم النّبین استعمال ہوا ہے اس لئے مطلقاً نبوت کا ختم ہونا مراد ہے چاہے وہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی کسی قسم کی نبوت ہو، اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا نہیں ہوگی، نیز ختم نبوت کی احادیث متواتر ہیں اور انکے راوی صحابہ کرامؓ کی ایک بہت بڑی جماعت ہے حاصل یہ ہے کہ عقیدہ ختم نبوت ایمان کا جزو ہے اگر کوئی یہ کہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النّبین ہیں اور ختم نبوت کی تشریح یہ کرے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آئے گا، لیکن غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ جو دراصل آنحضرت ﷺ کی ہی شریعت کی تبلیغ کرے گا تو ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے، اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ ماضی قریب میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو اس نے بھی یہی حربہ استعمال کیا تھا جس پر علماء حق نے اس کی تکفیر کی، قادیانیوں سے پہلے جس مکتبہ فکر نے امامت کے نام پر ختم نبوت کا انکار کیا وہ شیعہ مکتبہ فکر

ہے۔ شیعوں کے نزدیک امامت کا وہی مفہوم ہے جو مسلمانوں کے ہاں نبوت کا ہے اگر شیعہ مذہب کا بنظر عمیق مطالعہ کیا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ شیعہ مذہب میں ختم نبوت کا کوئی تصور نہیں، بلکہ ان کے مذہب میں تو آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد نبوت، امامت کے روپ میں ترقی کے ساتھ جاری و ساری رہی، اثنا عشری مذہب کے ترجمان اعظم اور ان کے خاتم المحد ثین علامہ باقر مجلسی نے اپنے آئمہ معصومین کی روایات کے حوالہ سے صراحت اور صفائی کے ساتھ لکھا ہے کہ امامت کا درجہ نبوت سے بالاتر ہے اور اپنے نزدیک اس کو دلیل سے ثابت بھی کیا ہے اپنی کتاب حیات القلوب جلد ۳ صفحہ ۳۱ پر تحریر کرتا ہے:

"از بعضے اخبار معتبرہ کہ انشاء اللہ بعد ازیں مزکور خواھد شد معلوم می شود کہ مرتبہ امامت بالاتر از مرتبہ پیغمبری است"

ترجمہ: آئمہ کی بعض معتبر روایات سے جو انشاء اللہ اس کے بعد ذکر کی جائیں گی (جس سے) معلوم ہو جاتا ہے کہ امامت کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے بالاتر ہے

آگے یہ علامہ مجلسی دلیل کے طور پر لکھتا ہے چنانچہ حق تعالیٰ بعد از نبوت حضرت ابراہیمؑ خطاب فرمود کہ:

"انی جاعلک للنّاس اماما"

ترجمہ: چنانچہ حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو نبوت عطاء فرمانے کے بعد ان سے فرمایا میں تجھ کو لوگوں کا امام بناؤں گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ امامت نبوت سے اعلیٰ درجہ کی شئے ہے اس سے چند سطر آگے علامہ مجلسی نے لکھا ہے:

"برائے تعظیم حضرت رسالت پناہ و آنکہ آنجناب خاتم الانبیاء باشد منع اِطلاق اسم نبی و آنچہ مراد ف آنست بر امام کردہ اند"

ترجمہ: اور حضرت رسالت پناہ کی تعظیم کے لئے اور اس وجہ سے کہ آنجناب خاتم الانبیاء ہیں نبی اور اس کے ہم معنی لفظ کے اطلاق کو حضرت امام پر منع کرتے ہیں۔ (حیات القلوب جلد ۳ صفحہ ۳۱)

علامہ مجلسی کی اس عبارت سے صراحت کے ساتھ معلوم ہو گیا کہ اثنا عشریہ کا عقیدہ اپنے آئمہ کی روایات کی بنیاد پر یہ ہے کہ امامت کا درجہ نبوت سے اونچا ہے اور ہمارے ہی زمانے کے پاکستان کے بلند پایہ شیعوں کے

مجتہد علامہ محمد حسین ڈھکو نے شیخ صدوق کے رسالہ العقائد کی اردو میں شرح لکھی ہے اس میں صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ آئمہ اطہار سوائے جناب سرکار دو عالم ﷺ کے دیگر تمام انبیاء کرام سے افضل و اشرف ہیں۔

(احسن الفوائد فی شرح العقائد طبع پاکستان صفحہ ۴۰۶)

اور اسی زمانہ کے شیعی دنیا کے امام (آیت اللہ خمینی) نے اپنی کتاب الحکومت الاسلامیہ میں صراحت کے ساتھ تحریر کیا ہے کہ:

''وانّ من ضروریات مذھبنا ان لائمتنا مقاماً لایبلغہ ملک مقرب ولا نبی مرسل''

(الحکومت الاسلامیہ صفحہ ۵۲ طبع ایران)

ترجمہ: ہمارے مذہب (شیعہ اثنا عشریہ) کے ضروری اور بنیادی عقائد میں سے یہ ہے کہ ہمارے آئمہ معصومین کو وہ مقام و مرتبہ حاصل ہے۔ جس تک مقرب فرشتہ اور نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔

علامہ مجلسی علامہ محمد حسین اور علامہ خمینی کی ان تصریحات کے بعد اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ اثنا عشریہ کے نزدیک ان کے آئمہ کا مقام و مرتبہ انبیاء علیہ السلام سے بالاتر ہے اور وہ ان اعلیٰ مقامات اور بلند درجات پر فائز ہیں جن تک کسی مقرب فرشتے اور نبی مرسل کی بھی رسائی نہیں ہو سکتی اور یہ کہ ان آئمہ پر نبی کے لفظ کا اطلاق اس لئے نہیں کیا جا سکتا کہ رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبین فرمایا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ فی الحقیقت عقیدہ ختم نبوت کی قطعی نفی ہے۔ اس حقیقت کو کہ شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ امامت ختم نبوت کی نفی کرتا ہے اور وہ اپنے اس عقیدے کی وجہ سے فی الحقیقت ختم نبوت کے منکر ہیں بارھویں صدی کے عظیم مجدد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے کتب شیعہ کے مطالعے اور اپنی خداداد فکر و بصیرت سے یقین کے ساتھ سمجھا اور صراحت کے ساتھ تحریر فرمایا:

امام باء اصطلاح ایشان معصوم مفترض الطاعۃ منصوب للخلق است و وحی باطنی در حق امام تجویز می نمایند پس در حقیقت ختم نبوت راہ منکر اند گو بذبان آنحضرت ﷺ راء خاتم الانبیاء میگفتہ باشند

(تفہیمات الٰہیہ صفحہ نمبر ۲۴۴)

ترجمہ: شیعہ اثنا عشریہ کی اصطلاح و عقیدہ میں امام کی شان یہ ہے کہ وہ معصوم ہوتا ہے اس کی اطاعت فرض ہوتی ہے اور مخلوق کی ہدایت کے واسطے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر اور نامزد ہوتا ہے، اور شیعہ امام کے حق میں وحی باطنی کے قائل ہیں پس فی الحقیقت وہ ختم نبوت کے منکر ہیں، اگرچہ زبان سے آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ اپنے آخری وصیت نامے میں شیعہ اثنا عشریوں کے متعلق اپنے اس فیصلے سے قبل لکھتے ہیں:

این فقیر از روح پر فتوح آنحضرت ﷺ سوال کرد که حضرت چه می فرمایند درباب شیعه که مدعی محبت اهل بیت اندو صحابه رابدی مے گویند آنحضرت ﷺ بنوع کلام روحانی القافر مودند که مذهب ایشان باطل است وبطلان مذهب ایشان از لفظ امام معلوم می شود چون ازان حالت افاقت دست داد درلفظ امام تامل کردم معلوم شُد که امام باصطلاح ایشان معصوم الخ

(وصیت نامہ، صفحہ ۲ طبع کانپور)

ترجمہ: اس فقیر (شاہ صاحب) نے آنحضرت ﷺ کی روح مبارک سے سوال کیا کہ حضرت آپ شیعوں کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو اہل بیت سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کو برائی سے یاد کرتے ہیں تو آنحضرت ﷺ نے بنوع کلام روحانی فرمایا کہ ان کا مذہب باطل ہے اور ان کے مذہب کا بطلان لفظ امام سے معلوم ہوتا ہے جب مجھے اس حالت سے افاقہ ہوا تو میں نے لفظ امام میں غور وفکر شروع کیا تو اس نتیجے پر پہنچا کہ امام ان کی اصلاح میں معصوم مفترض الطاعۃ اور مخلوق کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر اور نامزد ہوتا ہے اور شیعہ امام کے حق میں وحی باطنی کے قائل ہیں پس درحقیقت ختم نبوت کے منکر ہیں۔

شیعوں کے متعلق یہی فیصلہ متقدمین علماء میں سے ۵۴۴ھ کے مستند عالم قاضی عیاض مالکیؒ نے کتاب الشفاء جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ پر شیعوں کی وجہ تکفیر ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

”وکذالک نقطع بتکفیر غلاۃ الرافضۃ فی قولھم ان الائمۃ افضل من الانبیاء“

ترجمہ: اور اسی طرح ہم ان غالی شیعوں کی ان کے اس عقیدے کی وجہ سے بھی قطعی تکفیر کرتے ہیں کہ ان کے اماموں کا درجہ نبیوں سے بالاتر ہے۔

اور یہی فیصلہ ۵۶۱ھ کے مستند عالم تصوف کے امام شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بغدادی نے اپنی مشہور تصنیف غنیۃ الطالبین میں فرمایا ہے بلکہ انہوں نے اپنی کتاب میں ایک فصل قائم فرمائی ہے جس کا عنوان ہے

''فصل فی الفرق الضالة عن طریق الهدیٰ'' (ان فرقوں کے بیان میں جو گمراہ ہوئے) اس فصل میں خوارج اور پھر شیعوں کے مختلف فرقوں کے ذکر کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

"والذی اتفقت علیه طوائف الرافضة وفرقها اثبات الامامة عقلاً وان الامامة نص وان الائمة معصومون من الآفات والغلط والسهو والخطاء"

ترجمہ: اور روافض (شیعوں) کے تمام فرقوں اور گروہوں کا اس پر اتفاق ہے کہ ان کا مسئلہ امامت از روئے عقل بھی ثابت ہے اور امام کا تعین اللہ تعالیٰ کے صریح حکم سے ہوتا ہے اور یہ کہ امام ہر طرح کی آفات سے اور غلطی اور بھول چوک سے بھی معصوم ہوتے ہیں۔

چند سطور آگے مزید فرماتے ہیں:

"ومن ذالک ان الامام یعلم کل شیء ماکان ومایکون من امر الدنیا والدین حتیٰ عدد الحصیٰ وقطر الامطار وورق الاشجار وان الائمة تظهر علیٰ ایدهیم المعجزات کالانبیاء علیهم السلام" (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۵۶ تا ۱۵۷)

ترجمہ: اور ان کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ امام کو دنیا اور دین کی تمام چیزوں کا علم ہوتا ہے یہاں تک کہ دنیا بھر کے سنگ ریزوں اور کنکریوں اور بارش کے قطروں اور درختوں کے پتوں کی تعداد کا بھی ان کو علم ہوتا ہے اور اماموں کے ہاتھ پر انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح معجزات بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

حضرت شیخؒ نے اپنے کلام میں شیعوں کے اماموں کی چار صفات کو ذکر فرمایا ہے (1) وہ معصوم عن الخطاء ہیں (2) وہ منجانب اللہ مبعوث ہیں (3) ان کے ہاتھوں انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح معجزات کا ظہور ہوتا ہے (4) ان کو "ماکان مایکون" کا علم ہوتا ہے اب پہلی تینوں صفات انبیاء کرام کا خاصہ ہیں ان تینوں کو غیر نبی میں تسلیم کرنا مرتبہ نبوت کی توہین ہے اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کا انکار ہے اور چوتھی صفت تو ایسی ہے جو انبیاء کرام میں بھی نہیں پائی جاتی بلکہ وہ خدائے عزوجل کی صفت ہے۔

۲۵۵ھ میں باقاعدہ شیعہ مذہب کے معرض وجود میں آنے کے بعد سے لے کر آج تک جن علماء نے شیعہ مذہب کا بنظر عمیق مطالعہ کیا ہے وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ شیعہ مذہب میں ختم نبوت کا کوئی تصور نہیں بلکہ وہ اپنے آئمہ کو وہی درجہ دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر برحق کا ہوتا ہے بعض معاملات میں تو وہ اپنے آئمہ کو

وہ درجہ دیتے ہیں جو کسی پیغمبر برحق کا بھی نہیں ہوتا مثلاً حلال وحرام کا اختیار آئمہ کو حاصل ہے اور یہ کہ کائنات کے ذرے ذرے پر ان کی تکوینی حکومت ہے یعنی ان کو کن فیکون کا اقتدار و اختیار حاصل ہے اور ان کو "ما کان ما یکون" کا علم حاصل ہے کوئی چیز ان سے مخفی نہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سے وہ علوم بھی عطا ہوتے ہیں جو نبیوں اور فرشتوں کو بھی نہیں دیئے گئے اور یہ کہ وہ آئمہ دنیا و آخرت کے مالک و مختار ہیں جس کو چاہیں بخش دیں اور جس کو چاہیں محروم رکھیں، اور یہ کہ وہ اپنی موت کا وقت بھی جانتے ہیں اور ان کو موت کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جمہور امت محمدیہ کے نزدیک یہ شان انبیاء کرامؑ کو بھی حاصل نہیں ہوتی۔ ان میں سے بعض تو وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں، مگر شیعوں کے نزدیک ان کے آئمہ انہی صفات و کمالات سے متصف ہیں "سبحانہ وتعالیٰ عما یُشر کون"

آئمہ کی صفات و کمالات کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ ان کی اصح الکتب "اصول کافی" کی کتاب الحجۃ کی روایات کا خلاصہ ہے، اصل متن مناظر اسلام حضرت مولانا منظور احمد نعمانیؒ کی مایہ ناز تصنیف ایرانی انقلاب اور امام خمینی وشیعت میں صفحہ نمبر ۱۱۹ تا ۱۶۰ میں دیکھا جا سکتا ہے۔ شیعہ اثناء عشریوں کی تکفیر ان کے عقیدہ امامت کی بناء پر تینوں مکاتب فکر اہلسنت والجماعت دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث کے جید علماء کرام نے وضاحت کے ساتھ کی ہے مگر افسوس! کہ جس طرح قادیانیوں کے خلاف تینوں مکاتب فکر کے علماء کرام نے متحد ہو کر جدوجہد کی تھی اسی طرح شیعوں کے خلاف تینوں مکاتب فکر کے علماء کرام باہم متحد ہو کر جدوجہد نہیں کر رہے جس کا نقصان اس صورت میں ظاہر ہو رہا ہے کہ مسلمان ماں باپ اپنی بچیوں کا نکاح شیعہ لڑکوں سے ان کو مسلمان سمجھ کر رہے ہیں کچھ عرصہ قبل راقم سطور کو خود ایک دوست کے ذریعہ اطلاع ملی کہ لاہور میں سمن آباد کے علاقہ میں ایک عورت اپنی بچی کا نکاح شیعہ لڑکے سے کر رہی ہے جب اس عورت کو شیعوں کے عقائد نظریات کے بارے میں بتایا گیا تو وہ خاتون حیران ہو کر پوچھنے لگی کیا ان کے یہ عقائد ونظریات ہیں ؟؟؟ مجھے ان کی اصل کتب سے حوالہ جات دیکھا کر مطمئن کیا جائے۔

میں تینوں مکاتب فکر کے اہل علم کی توجہ اس نقطہ کی طرف دلوانا چاہتا ہوں کہ یہ صرف آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ اور رسالت مآب کی تیئس سالہ محنت کا ثمر جماعت صحابہ کرام کی ہی عزت کا مسئلہ نہیں بلکہ سنی بہن بیٹی کی عزت کا بھی مسئلہ ہے یہ واقع تو صرف ایک مسلمان بیٹی کا ہے۔ نا معلوم کتنے مسلمان ماں باپ شیعوں کو مسلمان سمجھ کر اپنی بچیوں کا رشتہ ان کو دے چکے ہیں۔

فتنوں کے دور میں آنحضرت ﷺ کی علماء امت کو وصیت:

"عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا ظهرت الفتن او قال اوا لبدع وسبّت اصحابی فلیظهر العالم علمہٗ فمن لم یفعل ذالک فعلیہ لعنت اللہ والملٰئکتہ والنّاس اجمعین"

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب فتنے ظاہر ہو جائیں اور بدعات ظاہر ہو جائیں اور میرے صحابہ کو گالی دی جانے لگے تو اس وقت عالم کو چاہیئے کہ وہ اپنے علم کا اظہار کرے (یعنی اس فتنے کے متعلق مسلمانوں کو آگاہ کرے اور اس فتنہ کو برپا کرنے والوں کے عقائد ونظریات کو آشکار کرکے ان کا رد کرے تاکہ امت اس فتنہ سے محفوظ ہوسکے) اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس (عالم) پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو فرشتوں کی لعنت ہو تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ (الصواعق المحرقہ صفحہ ۲ از علامہ ابن حجر مکی)

راقم سطور اس تحریر کے ذریعے اہل علم حضرات اور ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے غیرت مند مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے تاکہ تمام مکاتب فکر کے اہل علم اور عوام مل کر اس فتنہ کو جو کہ کینسر کا پھوڑا بن چکا ہے کو امت سے کاٹ کر علیحدہ کریں اب تینوں مکاتب فکر کے جید علماء کرام کے ارشادات گرامی نقل کئے جاتے ہیں سب سے پہلے اہلسنت والجماعت دیوبند مکتبہ فکر کے علماء کرام کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں:

محدث جلیل علامۃ العصر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی صاحبؒ

مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نے شیعہ اثناعشریوں کی تین بنیادی کفریہ عقائد کی بناء پر تکفیر کی:

(1) شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں اور بطور دلیل شیعوں کی بنیادی معتبر کتاب الجامع الکافی سے تحریف قرآن کے بارے میں روایات کو نقل فرمایا۔

(2) شیعہ اثناعشری آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد تمام صحابہ بشمول مہاجرین وانصار کے مرتد ہونے کے قائل ہیں سوائے چار صحابہ کے بطور دلیل شیعہ اثناعشریوں کی بنیادی کتب مثلاً رجال کشی، حیات القلوب، اصول کافی سے

حوالہ جات نقل کیے۔

(3) ان کا ختم نبوت کا انکار کرنا ہے حضرت مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اہل اسلام کے نزدیک انبیاء کرام کے سوا نبیوں اور رسولوں کی طرح کوئی معصوم اور مفترض الطاعۃ (جس کی اطاعت فرض ہو) نہیں لیکن شیعوں کے عقیدہ میں امام بھی معصوم اور مفترض الطاعۃ ہوتا ہے اس پر وحی باطنی آتی ہے اس کو حلال وحرام کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے وہ تمام کمالات وشرائط اور صفات میں انبیاء کرام کا ہم پلہ ہوتا ہے اس میں اور پیغمبر میں کوئی فرق نہیں ہوتا بلکہ امامت کا مرتبہ پیغمبری سے بھی بالاتر ہے، شیعوں کا خاتم المحدثین علامہ مجلسی لکھتا ہے:

"حضرت صادق علیہ السّلام فرمود کہ گواہی می دھم کہ علی علیہ السّلام امامے بود کہ خدا را اطاعتش واجب گردانیدہ وحسن ابن علی امامے بود کہ خدارا اطاعتش را واجب کردہ، الخ"

(حیات القلوب صفحہ ۲۶ جلد ۳)

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ علی علیہ السلام امام تھے کہ خدا نے ان کی اطاعت واجب کی تھی اور حسن ابن علی امام تھے خدا نے ان کی اطاعت واجب کی تھی۔

حضرت مفتی صاحبؒ نے شیعوں کے ختم نبوت کے انکار پر بطور دلیل ان کی معتبر کتب سے کثیر روایات نقل کی ہیں ہم یہاں پر طوالت کے خوف سے صرف ایک روایت پر اکتفا کرتے ہیں اہل علم حضرات تسکین قلب کے لئے مراجعت فرمائیں "ماہنامہ بینات خصوصی نمبر جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی صفحہ ۱۰۸"

حضرت مولانا اسعد مدنیؒ صدر جمعیت علماء ہند

فرزند ارجمند شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت مفتی صاحب کا فتویٰ جب حضرت مولانا اسعد مدنی صاحبؒ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو حضرت نے فرمایا جواب بحمد اللہ حرف بحرف پڑھا احقر حرف بحرف متفق ہے احقر اہل فتویٰ میں نہیں ہے مگر اس جہاد میں شرکت سعادت سمجھ کر دستخط کر دیئے ہیں۔

(بحوالہ بینات نمبر صفحہ ۱۱۲)

شیعہ اثنا عشریوں کے متعلق علماء دیوبند کا فیصلہ

29-30-31 اکتوبر **1986ء** کو دار العلوم دیوبند میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی، اور تحفظ ختم نبوت کے عالمی نمائندگان کا اجلاس بھی منعقد ہوا اجلاس میں حضرت مولانا منظور احمد نعمانیؒ نے ایک تجویز پیش کی جو

بحث وتمحیص کے بعد منظور کر لی گئی اس تجویز کا متن دار العلوم بابت جنوری 1987ء سے بلا تبصرہ نقل کیا جاتا ہے تا کہ علماء دیو بند کا شیعہ اثناء عشریوں کے متعلق موقف واضح ہو جائے۔

یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ شیعہ اثناء عشری مسلک جو فی زمانہ دنیا کے شیعوں کی اکثریت کا مسلک ہے اور ایران میں اسی مسلک کے ذریعے ماضی قریب میں ایک انقلاب برپا ہوا ہے جس کو اسلامی انقلاب کہہ کر عالم اسلام کو ایک زبردست دھوکہ دیا جارہا ہے اس مسلک کا ایک بنیادی عقیدہ عقیدہ امامت براہ راست ختم نبوت کا انکار ہے اسی بناء پر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے صراحت کے ساتھ ان کی تکفیر کی، لہذا یہ اجلاس تحفظ ختم نبوت کا اعلان کرتا ہے کہ یہ مسلک موجب کفر اور ختم نبوت کے خلاف پُر فریب بغاوت ہے، نیز یہ اجلاس تمام اہل علم سے اس فتنہ کے خلاف سرگرم عمل ہونے کی اپیل کرتا ہے۔

امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنویؒ

امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنویؒ "تحفہ اہلسنت" کے صفحہ ۱۹ پر رقم طراز ہیں اب ہندوستان میں جو فرقہ زیادہ پایا جاتا ہے اس کا نام اثناعشری ہے یہ لوگ بارہ اماموں کے قائل ہیں یا یوں سمجھئے کہ رسول خدا ﷺ کے بعد وہ بارہ (12) رسول اور مانتے ہیں۔

حضرت اقدس مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن ٹونکیؒ

رئیس دار الافتاء والارشاد جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

حضرت مفتی صاحبؒ کے متعلق حضرت مولانا عبدالحق حقانی (اکوڑہ خٹک) بانی جامعہ حقانیہ فرماتے ہیں کہ مفتی صاحب فقہ اور فتاویٰ میں ہمارے مقتداء اور امام ہیں آپ کا فتویٰ ہم تمام علماء دیو بند پر حجت اور دلیل ہے حضرت مفتی صاحبؒ نے تین بنیادی وجوہات کی بنیاد پر شیعہ اثناعشریہ کی تکفیر کی۔

(1) وہ تمام صحابہ کرامؓ کو مرتد اور کافر سمجھتے ہیں۔

(2) وہ موجودہ قرآن پاک کو بعینہٖ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ نہیں سمجھتے بلکہ وہ اس کی تحریف کے قائل ہیں۔

(3) قادیانیوں کی طرح وہ لفظی طور پر ختم نبوت کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں لیکن انہوں نے نبوت محمدیہ کے مقابلے میں ایک متوازی نظام عقیدہ امامت کے نام سے تصنیف کر لیا ہے ان کے

نزدیک امامت کا ٹھیک وہی تصور ہے جو اسلام میں نبوت کا ہے، چنانچہ امام نبی کی طرح منصوص من اللہ ہوتا ہے معصوم ہوتا ہے مفترض الطاعۃ ہوتا ہے ان کو تحلیل وتحریم کے اختیار ہوتے ہیں اور یہ کہ بارہ امام تمام انبیاء کرامؑ سے افضل ہیں۔

ان عقائد کے ہوتے ہوئے اس فرقہ کے کافر اور خارج از اسلام ہونے میں کوئی شک نہیں رہ جاتا۔

(بحوالہ بینات نمبر صفحہ ۱۵۴)

شہید ختم نبوت فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

شیعوں کا یہ نظریہ "امامت" آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف ایک بغاوت اور اسلام کی ابدیت کے خلاف ایک کھلی سازش ہے یہی وجہ ہے کہ دور قدیم سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک جن جن لوگوں نے نبوت ورسالت کے جھوٹے دعوے کیے انہوں نے اپنے دعوؤں کا مصالحہ شیعوں کے نظریہ امامت ہی سے مستعار لیا، حضرت مولانا چند سطور آگے فرماتے ہیں کہ میں شیعہ کے نظریہ امامت پر جتنا غور کرتا ہوں میرے یقین میں اتنا اضافہ ہوتا کہ یہ عقیدہ یہودیوں نے آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر ضرب لگانے اور امت میں جھوٹے مدعیان نبوت کے دعویٰ نبوت وامامت کا چور دروازہ کھولنے کیلئے گھڑا۔

(بحوالہ اختلاف امت اور صراط مستقیم، صفحہ ۱۶، ۱۷)

امام اہلسنت محدث العصر حضرت مولانا سرفراز خان صفدر مدظلہ

شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

حضرت امام اہلسنت مدظلہ نے بھی اپنی مایہ ناز تصنیف ارشاد الشیعہ میں شیعوں کی تکفیر تین بنیادی عقائد کی بناء پر کی ہے (1) شیعہ قرآن پاک کی تحریف کے قائل ہیں (2) شیعہ سوائے چار صحابہؓ کے باقی تمام صحابہؓ کو معاذ اللہ مرتد کہتے ہیں (3) وہ حضرات آئمہ کو معصوم اور ان کی امامت کو منصوص مانتے ہیں حضرت استاذ مکرم مدظلہ شیعہ کی تیسری وجہ تکفیر پر شیعہ کتب سے دلائل ذکر کرنے کے بعد فیصلہ فرماتے ہیں۔

ظاہر امر ہے کہ جب امام معصوم ہو اور اس کی طرف وحی بھی آتی ہو اور اس کی اطاعت بھی فرض ہو تو نبی اور امام میں کیا فرق رہ گیا؟ غرضیکہ شیعہ بارہ بلکہ بعض چودہ امام تسلیم کر کے گویا بارہ یا چودہ نبی مانتے ہیں تو پھر آنحضرت ﷺ پر نبوت کیسے ختم ہوئی؟ اگر شیعہ ختم نبوت کا اقرار کرتے ہیں تو محض تقیہ کے طور پر کرتے ہیں۔ (بحوالہ ارشاد الشیعہ صفحہ نمبر ۸۸)

مناظر اسلام حضرت علامہ خالد محمود صاحب (پی ایچ ڈی لندن)

سرپرست تنظیم اہلسنت پاکستان

سوال: اگر کوئی شخص سرکار مدینہ کی تشریف آوری کے بعد درج ذیل عقیدہ رکھے تو وہ اہل کتاب میں داخل ہو گا یا نہیں اور اس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور ہمارے لیے حلال ہے یا نہیں؟

(1) حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو سکتا لیکن اس کا معنی صرف یہ ہے کہ آپ کے بعد نبی کا نام یا نبی کا لفظ کسی نئے آنے والے کے لئے نہیں نبوت کی شرائط اور صفات جیسے (معصوم ہونا، مامور من اللہ ہونا، مفترض الطاعۃ ہونا، حلال وحرام میں لسان فیصل ہونا) یہ سب امور خاتم النبیین کے بعد بھی باقی اور جاری ہیں، ختم نبوت صرف لفظ نبوت کے لئے روک ہے صفات نبوت بہر صورت باقی ہیں اور ان کے حامل آئمہ کرام اور اولوالامر حضرات ہیں

الجواب: اس صورت کے منکر عنوان ختم نبوت کے منکر نہیں لیکن حقیقت ختم نبوت کے منکر صریحاً ہیں عقیدہ ختم نبوت کوئی لفظوں کا کھیل نہیں کہ لفظ نبی کی روک تو تسلیم کر لی جائے اور نبوت کی حقیقت اور معنویت امامت کے نام سے جاری رکھی جائے۔

حجۃ الہند حضرت امام شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ شرح موطا میں لکھتے ہیں:

......اوقال ان النبی ﷺ خاتم النبوۃ و لکن معنیٰ ھذا لکلام انه لا یجوز ان یسمیٰ بعده احد بالنبی ﷺ وامامعنی النبوۃ وھو کون الانسان مبعوثاً من اللہ تعالیٰ الی الخلق مفترض الطاعۃ معصوماً من الذنوب ومن البقاء علی الخطاء فیما یریٰ فھو موجود فی الائمۃ بعده فذالک الذندیق وقد اتفق جماھیر المتاخرین من الحنفیۃ والشافعیۃ علی

قتل من یجری ھذا لجری"

ترجمہ: ......یا اگر اس نے کہا کہ نبی ﷺ کے خاتم النبوۃ ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کے لئے لفظ "نبی کا اطلاق" درست نہیں لیکن معنی نبوت یعنی انسان کا مبعوث من اللہ ہونا، اس کی اطاعت واجب ہونا اس کا معصوم ہونا اور اس کا خطاؤں پر باقی رہنے سے محفوظ رہنا یہ سب باتیں (یعنی معنی نبوت) آئمہ میں موجود ہیں تو اس شخص کو زندیق ہی کہا جائے گا، اور اس طرح کی خرافات بکنے والے کے قتل کے بارے میں علمائے امت میں کوئی اختلاف نہیں۔

حضرت شاہ صاحب کے اس فیصلے کا حاصل بھی یہی ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کچھ ایسے افراد بھی اس امت میں پیدا ہوں گے جو مامور من اللہ اور معصوم ہوں تو ایسا اعتقاد رکھنے والا عقیدہ ختم نبوۃ کا قطعاً قائل نہیں خواہ زبان سے ہزار دفعہ حضور ﷺ کو خاتم النبین کہتا رہے۔

(عبقات صفحہ ۲۳۰ تا ۲۳۲)

محقق اہلسنت مولانا مہر محمد صاحب میانوالی

مولانا مہر محمد صاحب ۲۰ صفحات پر مشتمل طویل بحث بعنوان عقیدہ امامت در پردہ ختم نبوۃ کا انکار ہے...... فرمانے کے بعد فیصلہ فرماتے ہیں اہل علم تسکین قلب کے لئے مراجعت فرمائیں تحفہ امامیہ صفحہ ۳۹۸ از مولانا مہر محمد صاحب مدظلہ العالی۔

قارئین کرام: بخوف طوالت یہ سلسلہ یہیں ختم کرتا ہوں آپ کو یقین ہو چکا ہوگا کہ شیعہ دراصل ختم نبوۃ کے منکر اور امامت کے پردے میں اپنے بزرگوں (اماموں) کو نبی مانتے ہیں آخر جب وہ مرسل من اللہ حجۃ اللہ آخری مرجع مفترض الطاعۃ شجرہ نبوت مہبط ملائکہ، اللہ کی زبان اور دروازہ ہیں، تمام پیغمبروں کا علم رکھتے ہیں، مرتبہ میں ان سے افضل ہیں، مستقل آسمانی کتب اور وحی الہام کے مالک ہیں، شریعت الٰہی اور احکام خداوندی کا واحد مصدر منبع اور خزانہ ہیں، حلال و حرام میں خود مختار ہیں، معصوم ہیں، بعد از قرآن صرف ان کا کلام ہی علم و دانش کا سرچشمہ ہے اور ان سے اختلاف رکھنے والا بھی کافر و مرتد ہے، ان اوصاف کے باوجود وہ کیسے نبی نہیں آخر نبوت و رسالت کس عہدہ یا وصف کا نام ہے جس سے حضور ﷺ سرفراز ہیں مگر آئمہ محروم ہیں۔

(تحفہ امامیہ صفحہ ۳۹۸)

ابن امیر شریعت حضرت مولانا عطا المہیمن شاہ بخاری صاحب مدظلہ

امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

نظریہ امامت دراصل عقیدہ ختم نبوۃ کا انکار ہے، یہود نے نظریہ امامت کی آبیاری کی اور اس کیلئے روافض کو بطور آلہ استعمال کیا، نظریہ امامت کے تحت امامت اعلیٰ درجہ ہے اور نبوت ثانوی۔ کیونکہ امامت جاری ہے اور نبوت ختم ہو چکی ہے، امام مامور من اللہ مفترض الطاعۃ ہے اور اس پر وحی آتی ہے یہ نظریہ فلسفہ اور عقیدہ براہ راست عقیدہ ختم نبوۃ کا انکار ہے امت کا اجماع ہے کہ عقیدہ ختم نبوۃ کا انکار صریح کفر ہے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تابعین عظام اور علماء امت کا یہی متفقہ فتویٰ ہے یہی صراط مستقیم ہے۔

اہلحدیث مکتبہ فکر کے جید علماء کرام کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں

حضرت مولانا علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید (1987ء التوفی)

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ اپنی مایہ ناز تصنیف الشیعہ والسنۃ اردو ایڈیشن کے صفحہ ۷۷ پر شیعوں کے عقیدہ امامت پر تفصیلی بحث فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ شیعہ قوم حضرت علیؓ اور دوسرے اماموں کی فضیلت کی آڑ میں عقیدہ ختم نبوت کا انکار کر رہی ہے کیا یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے بڑا فرشتہ سرور کائناتؐ کے بعد اماموں پر نازل ہوتا تھا انکار ختم نبوت ہی نہیں ہے.....؟ اور یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ براہ راست حضرت علیؓ سے ہم کلام ہوتا تھا یہ نبوت و رسالت کی توہین نہیں ہے.....؟ مگر شیعہ قوم کا تو ہدف ہی یہی ہے۔ (بحوالہ الشیعۃ والسنۃ صفحہ ۷۷)

حضرت علامہ پروفیسر عطاء الرحمٰن ثاقب شہیدؒ

پروفیسر عطاء الرحمٰن ثاقب شہیدؒ نے ایک مفصل و مدلل مقالہ بعنوان کیا شیعہ ختم نبوت کے منکر ہیں.....؟ تحریر فرمایا تھا یہاں پر اسی مقالہ کو فوائد کثیرہ کے پیش نظر تحریر کرتا ہوں تاکہ ہمارا دعویٰ (کہ شیعہ بھی قادیانیوں کی طرح ختم نبوت کے منکر ہیں) شیعہ مذہب کی بنیادی کتب سے ثابت ہو جائے۔

شیعہ قوم اپنے بارہ اماموں کو ان صفات سے متصف کرتی ہے جو کہ نبوت کا خاصہ ہیں۔

(1) ان کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونا
(2) ان کا معصوم عن الخطا ہونا
(3) ان کی اطاعت کا فرض ہونا
(4) ان پر وحی اور فرشتوں کا نازل ہونا

یہ چاروں صفات اگر کسی بھی انسان میں مان لی جائیں تو اس میں اور انبیاء کرام میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا جب کوئی شخص کسی کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ (1) وہ معصوم عن الخطاء ہے (2) اسکی اطاعت فرض ہے (3) اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہے (4) اس پر وحی نازل ہوتی ہے تو گویا کہ وہ اسے اللہ کا نبی خیال کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا ہے شیعہ مذہب میں بارہ اماموں کو یہ چاروں حیثیتیں حاصل ہیں چنانچہ اس مذہب میں محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی نہ تھے اور نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا بلکہ "امامت" کے لبادے میں نبوت جاری وساری ہے اور بارہ امام بارہ امام نہیں بلکہ بارہ نبی تھے، اب ہم ان چاروں صفات یعنی بعثت وعصمت وجوب اطاعت اور نزول وحی کو خود شیعہ کتب کی روشنی میں ثابت کرتے ہیں کہ شیعہ کے مطابق بارہ امام ان چاروں صفات سے متصف ہیں۔

بعثت

مشہور شیعہ عالم جسے شیعہ قوم نے خاتم المحدثین کا لقب دے رکھا ہے یعنی ملا باقر مجلسی اپنی مشہور کتاب حق الیقین صفحہ ۴۷ میں لکھتا ہے بارہ امام اللہ کی طرف سے منصوص یعنی مبعوث ہیں۔ شیعہ قوم کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بارہ اماموں کو بذریعہ نص نامزد کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نص نازل ہوئی تھی جس میں اماموں کو نامزد کیا گیا تھا اس نص کے مطابق حضرت علیؓ پہلے امام تھے اور محمد بن الحسن عسکری آخری امام، چنانچہ شیعوں کے "شیخ صدوق"، "ابن بابویہ قمی" "محمد بن یعقوب کلینی اور مشہور شیعہ عالم طوسی" نے اپنی کتب میں روایت بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر وفات سے قبل ایک کتاب نازل فرمائی اور کہا:

یا محمد! "ھذہ وصیتک الی النجبة من اھلک"

(ترجمہ) کہ اے محمد ﷺ! کہ یہ تیرے خاندان کے معززین کے لئے وصیت نامہ ہے۔

آپ ﷺ نے جبرئیل سے پوچھا میرے خاندان کے معززین کون لوگ ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام

نے کہا: "علی ابن ابی طالب اور ان کی اولاد میں سے فلاں فلاں" اس کتاب پر سنہری رنگ کی مہریں لگی ہوئی تھیں آپ نے وہ کتاب امیر المؤمنین (حضرت علیؓ) کے سپرد کردی چنانچہ علیؓ نے ایک مہر کو کھولا اور اس وصیت کے مطابق دور امامت میں عمل کیا پھر حضرت حسنؓ نے دوسری مہر کو کھولا اور وصیت کے مطابق عمل کیا حتیٰ کہ وہ کتاب آخری امام تک پہنچ گئی۔

(بحوالہ عیون الاخبار الرضا از ابن بابویہ قمی جلد ا صفحہ ۴۳. اصول کافی جلد ا صفحہ ۲۸۰، امالی الصدوق صفحہ ۳۲۸، امالی الطوسی ج ۲ صفحہ ۵۲، کتاب الغیبة)

شیعوں کا امام بخاری محمد بن یعقوب کلینی حضرت امام جعفر صادقؒ کی طرف منسوب کرتے ہوئے اصول کافی میں لکھتا ہے "انّ الامامة عهد من الله عزّوجلّ معهود لرجال مسمين ليس للامام ان يزويها عن الّذى يكون من بعده"

ترجمہ: امامت اللہ عزوجل کی طرف سے ایک منصب ہے جس پر چند برگزیدہ اور متعین ہستیاں فائز ہیں کوئی امام اپنے اختیار سے اپنے بعد والے امام کو اس منصب سے محروم کرکے کسی اور کو اس پر فائز نہیں کرسکتا

(بحوالہ اصول کافی از یعقوب کلینی باب ان الامامۃ عھد من اللہ)

یعنی بارہ اماموں میں سے ہر ایک کا تعین وتقرر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے امامت ایک منصب الٰہی ہے وہی جسے چاہتا ہے مقرر کرتا ہے شیعہ اکابرین کا کہنا ہے کہ "يجب على الله نصب الامام كنصب النبى" (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کا فرض ہے کہ وہ امام کو بھی اسی طرح مقرر کرے جس طرح کہ وہ نبی کو مقرر کرتا ہے۔

(بحوالہ منہاج الکرامہ از حلی صفحہ ۷۲م، اعیان الشیعہ ج ا ص ۶۷ا، الشیعہ فی التاریخ از محمد حسین الزین ص ۴۴، اصول المعارف از محمد موسوی ص ۸۲)

یعنی امامت کا منصب بھی نبوت کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہے اس عقیدے کے مطابق حضرت علی شیعوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ پہلے امام تھے اور ان کی امامت پر ایمان لانا اسی طرح فرض تھا جس طرح کہ حضرت محمد ﷺ کی نبوت ورسالت پہ ایمان لانا اسی کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور شیعہ عالم مفید لکھتا ہے! امامیوں کا اس بات پہ اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد امیر المؤمنین علی علیہ السلام کو خلیفہ نامزد کیا تھا چنانچہ ان کی خلافت وامامت کا منکر دین کے ایک اہم فرض اور بنیادی رکن کا منکر تصور ہوگا۔

(بحوالہ اوائل المقالات از مفید صفحہ ۴۸)

شیعہ عقیدے کے مطابق امت مسلمہ کے وہ تمام مکاتب فکر جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کو رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ مانتے ہیں وہ نہ صرف دین اسلام کے ایک بنیادی رکن بلکہ سرے سے نبوت ہی کے منکر ٹھہرتے ہیں کیونکہ علی علیہ السلام کی امامت کا انکار تمام انبیاء کرامؑ کی نبوت کے انکار کرنے کے مترادف ہے۔

(اعتقادات الصدوق نقل از مقدمۃ البرہان صفحہ ۱۹)

محمد بن یعقوب کلینی اصول کافی ج ا صفحہ ۴۳۷ میں ملا باقر مجلسی کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھتا ہے اللہ تعالیٰ نے علی علیہ السلام کو اپنی مخلوق کے لئے نشان ہدایت بنا کر مبعوث کیا ہے جس نے ان کی معرفت حاصل کر لی وہ مؤمن قرار پائے گا جو ان سے بے خبر رہے گا وہ گمراہ کہلائے گا اور جس نے ان کے ساتھ کسی اور کو بھی (خلافت وامامت) میں شریک کیا اسے مشرک کہا جائیگا، شیعہ محدث ابن بابویہ قمی اپنی کتاب کمال الدین صفحہ ۹ پر لکھتا ہے:

''لیس لاحد ان یختار الخلیفۃ الا اللہ عزوجل''

(ترجمہ) خلیفہ کو منتخب کرنے کا اختیار اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں

مقصود یہ ہے کہ وہ تمام خلفاء جنہیں مسلمان عوام نے منتخب کیا تھا خواہ وہ خلفاء راشدین ہی کیوں نہ ہوں غیر شرعی خلفاء تھے۔

خلافت وامامت صرف حضرت علیؓ کا حق تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک صریح نص کے ذریعے ان کے سر پر تاج امامت رکھا گیا تھا شیعوں کا امام طبرسی اعلام الوری صفحہ ۲۰۶ محمد باقر شریفی عقیدۃ الشیعہ فی الامامۃ ۸۳ پر لکھتا ہے بارہ اماموں میں سے ہر امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے منصوص یعنی مقرر کردہ تھا شیعہ فرقے کے اس عقیدے کو بڑے واضح اور دوٹوک الفاظ میں بیان کرتے ہوئے ''اصل الشیعہ واصولہا'' کا مصنف لکھتا ہے ''الامامۃ منصب الٰھی کالنبوۃ'' یعنی امامت بھی نبوت کی طرح وہبی اور خدائی منصب ہے۔

(اصل الشیعہ صفحہ ۱۰۲)

ان تمام نصوص وعبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ شیعہ علماء اپنے اماموں کو انبیاء ورسول کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث سمجھتے ہیں جبکہ امت مسلمہ کے نزدیک بعثت فقط انبیاء کرامؑ ورسلؑ کی خاصیت ہے تو گویا

غیر انبیاء کی نسبت مبعوث ہونے کا عقیدہ انکار ختم نبوت کی طرف پہلا قدم ہے جو ابن سبا نے اٹھایا باقی سبائیوں نے اس کی پیروی کی جو آگے چل کر شیعہ مذہب کی بنیاد بن گیا۔

عصمت

امت مسلمہ کے نزدیک عصمت صرف انبیاء ورسل کا خاصہ ہے رسول اللہ ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے کا یہ معنی ہے کہ آپ خاتم المعصومین ہیں انبیاء کرامؑ کے علاوہ کوئی دوسری شخصیت معصوم عن الخطا نہیں مگر شیعہ علما کہتے ہیں کہ آئمہ بھی اس صفت میں انبیا کرامؑ کے ہم پلہ وشریک ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرامؑ کی حفاظت وصیانت اور انہیں غلطیوں سے پاک رکھنے کا ذمہ لیا ہے بعینہ بارہ امام بھی ہر قسم کی غلطی اور لغزش سے پاک ہیں چنانچہ شیعوں کا محدث طوسی تلخیص الشافی ج ۱ ص ۶۲ پر لکھتا ہے:

"العصمة عند الامامية شرط اساسی لجميع الانبياء والائمة عليهم السّلام سواء فی الذنوب الکبيرة والصغيره قبل النبوة والامامةوبعدهما علی سبيل العمد والنسيان وهکذا العصمة عن کل الرزائل والقبائح"

(ترجمہ): امامیوں کے نزدیک انبیاء اور اماموں کا معصوم ہونا نبوت وامامت کی بنیادی شرط ہے انبیاء وآئمہ کبیرہ وصغیرہ ہر قسم کے گناہوں سے معصوم ہیں ان سے نبوت وامامت سے پہلے غلطی کے صدور کا امکان ہے نہ نبوت وامامت کے بعد، وہ عمداً گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں نہ نسیاناً، اسی طرح وہ ہر قسم کی غیر اخلاقی اور انسانی مروت کے خلاف حرکات سے بھی معصوم ہوتے ہیں اسی تلخیص الشافی کے صفحہ ۱۱۹ پر طوسی لکھتا ہے، نیز امام چونکہ واجب الاطاعت ہوتا ہے اس لئے اس کا معصوم ہونا ضروری ہے۔ ملا باقر مجلسی حق الیقین صفحہ ۴۰ پر لکھتا ہے

"اجماع الامامية منعقد علی انّ الامام مثل النبی ﷺ معصوم من اوّل عمره الی آخر عمره من جميع الذنوب الصغائر والکبائر"

ترجمہ: اماموں کا اس بات پر اجماع ہے کہ امام بھی نبی ﷺ کی طرح صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے از پیدائش تا وفات معصوم عن الخطا ہوتا ہے۔ ابن بابویہ قمی نے اپنی کتاب کمال الدین وتمام النعمۃ ج ۱ صفحہ ۸۵ پر وجوب عصمۃ الامام کا ایک عنوان قائم کیا ہے جس کے تحت اس نے مختلف روایات کا سہارا لے کر بے بنیاد قسم کے دلائل ذکر کیے ہیں ایک جگہ لکھتا ہے اگر ہم کسی امام کی امامت کو تو مان لیں مگر اس کے معصوم ہونے پر ایمان نہ

لائیں تو اس کا معنیٰ یہ ہوگا کہ ہم نے اس کی امامت کو ہی نہیں مانا یعنی عصمت کے بغیر امامت کا تصور ادھورا اور نامکمل ہے جس طرح یہ کہنا کہ حضرت محمد ﷺ نبی تو ہیں مگر معصوم نہیں (معاذ اللہ) انکار نبوت کو مستلزم ہے اسی طرح بارہ اماموں میں سے کسی کی عصمت پر ایمان نہ لانا اس کی امامت کے انکار کو مستلزم ہے، شیعوں کا علامہ طبرسی اعلام الوریٰ کے صفحہ ۲۰۶ پر لکھتا ہے:

"الامام لابدّ ان یکون معصوماً"

(ترجمہ) امام کے لئے معصوم ہونا ضروری ہے۔

نیز انبیاء اور اماموں کے بارے میں ہمارا اعتقاد ہے کہ وہ ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ ہیں نہ کسی صغیرہ کا صدور ان سے ممکن ہے نہ کبیرہ گناہ کا۔ ان کی عصمت کا انکار کرنے والا ان کی عظمت کا انکار کرنے والا ہے اور ان کی فضیلت سے ناآشنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہوئے شیعہ عالم ابن بابویہ قمی اپنی تصنیف عیون الاخبار الرضاج ۱ ص ۶۴ اور محمد باقر شریفی عقیدۃ الشیعۃ فی الامامۃ صفحہ ۲۲۸ پر لکھتا ہے:

"انا وعلی والحسن والحسین والتسعۃ من ولد الحسین مطهرون معصومون"

(ترجمہ) یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں علی حسن اور حسین کی اولاد میں سے نو امام معصوم اور گناہوں سے پاک ہیں۔

نیز امام کے لئے معصوم ہونا اس لئے ضروری ہے کہ امام کی بعثت کا مقصد مظلوموں کی دادرسی اور زمین میں عدل وانصاف کا قیام ہوتا ہے اور اگر امام سے بھی غلطی صادر ہونے کا امکان ہو تو اس کی اصلاح کے لئے کسی دوسرے امام کی ضرورت پڑے گی، اور یوں تسلسل لازم آئے گا جو کہ محال ہے، ابن بابویہ قمی معانی الاخبار صفحہ ۱۳۱، ۱۳۲ میں لکھتا ہے ابن ابی عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے ہشام بن حکم سے پوچھا کیا امام معصوم ہوتا ہے ....؟ انہوں نے کہا ہاں۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا اوصاف عصمت کیا ہیں ....؟ کہا کہ تمام گناہوں کو ہم چار قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں حرص، حسد، غضب، شہوت۔ امام حریص اس لئے نہیں ہوتا کہ ساری دنیا اس کے قبضے میں ہوتی ہے وہ خود دنیا کا مالک ہوتا ہے حاسد اس لئے نہیں ہوتا کہ اس کا رتبہ سب سے بلند ہوتا ہے اور انسان حسد اس سے کرے جو اس سے بالا ہو اسے غصہ اسلئے نہیں آتا کہ اس کی جدوجہد کا محور اللہ کی رضا کا حصول ہوتا ہے دنیوی خواہشات ولذات کا تبع اس لئے نہیں ہوتا کہ اسے آخرت اسی طرح محبوب ہوتی ہے جس طرح ہمیں دنیا۔ گناہ کی یہ چار قسمیں ہیں اور ان چاروں سے امام محفوظ ہوتا ہے

شیعوں کا علامہ امام باقر شریفی عقیدۃ الشیعہ فی الامامۃ صفحہ ۲۳۶ پر لکھتا ہے:

"وجوب عصمة النبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ مع عدم وجوب عصمة الامام علیه السّلام ممالا یجتمعان کلّما وجب عصمة النبی صلی اللہ علیہ وجب عصمة الامام"

ترجمہ: نبی اور امام دونوں معصوم ہیں ایک کی عصمت اور دوسرے کی عدم عصمت کا اجتماع ناممکن ہے، نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے تو امام کا معصوم ہونا بھی ضروری ٹھہرے گا۔

یعنی یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو معصوم عن الخطا ہیں اور بارہ اماموں میں سے کسی امام کے متعلق یہ کہنا کہ وہ غیر معصوم ہے شیعہ دین کے مطابق درست نہیں، عصمت آئمہ کے متعلق آخری نص نقل کر کے ہم اس موضوع کو سمیٹتے ہیں۔ مشہور شیعہ عالم محسن امین اپنی کتاب اعیان الشیعہ ج اص ۱۰۱ پر لکھتا ہے:

"یجب فی الامام ان یکون معصوماً کمایجب فی النبیّ"

(ترجمہ) یعنی امام کے متعلق معصوم ہونے کا عقیدہ رکھنا بھی اسی طرح واجب ہے جس طرح نبی کے متعلق معصوم ہونے کا عقیدہ رکھنا واجب ہے۔

ان تمام نصوص واقتباسات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شیعہ دین میں جس طرح امام انبیاء کرام کی طرح اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ اور اسکی طرف سے مبعوث ہوتا ہے اسی طرح وہ معصوم عن الخطاء بھی ہوتا ہے انکار ختم نبوت کی طرف شیعہ علماء کی طرف سے اٹھایا جانے والا یہ دوسرا قدم تھا۔

وجوب اطاعت

تیسرے نمبر پر شیعوں کے علماء نے انکار ختم نبوت کے لئے جو عقیدہ وضع کیا وہ یہ تھا کہ اماموں کی اطاعت لوگوں پر فرض ہے یعنی جس طرح انبیاء کرام کے ارشادات وفرامین سے روگردانی کرنا کفر ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص بارہ اماموں میں سے کسی امام کی نافرمانی کرتا ہے یا اس کی اطاعت واتباع کو فرض نہیں سمجھتا تو وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اس لئے کہ وہ انبیاء کرام کے ہم پلہ اور حاملین اوصاف نبوت ہیں ابن بابویہ قمی اپنی تصنیف امالی الصدوق صفحہ ۵۴۰ اور کمال الدین ج ۲ ص ۶۷۷ پر آٹھویں امام علی بن موسیٰ رضا سے روایت کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ امامت انبیاء کا رتبہ ہے امام اللہ کا خلیفہ ہوتا ہے امام اسلام کی بنیاد بھی ہے اور اس کی شاخ بھی۔ نماز روزہ حج زکوۃ اور دیگر فرائض وواجبات دین امام کے بغیر قبول نہیں ہوتے۔ امام کو یہ

اختیار ہوتا ہے کہ وہ اشیاء کو حلال یا حرام قرار دے، امام اللہ کا خلیفہ ہوتا ہے اور اس کی طرف سے اس کے بندوں پر حجت ہوتا ہے، پوری کائنات میں امام سب سے زیادہ افضل ہوتا ہے کوئی اس کا ہم مرتبہ نہیں ہوتا یہ فضائل (نبوت کی طرح) وہبی اور غیر کسبی ہوتے ہیں امام نبوت کا خزانہ ہوتا ہے اس کے حسب و نسب پر تنقید نہیں کی جاسکتی، آخر میں بقول شیعہ امام علی رضا کہتا ہے "مستحق للریاسة مفترض الطاعة" یعنی اقتدار کا حق صرف امام کو ہوتا ہے اس کی اطاعت لوگوں پر فرض ہوتی ہے امام کے واجب الاطاعت ہونے کے عقیدے کی وضاحت کرتے ہوئے شیعہ محدث طوسی تلخیص الشافی ج ۲ ص ۲۱۰ پر لکھتا ہے حضرت ہارونؑ کی اطاعت بھی حضرت موسیٰ کی طرح ان کی قوم پر فرض تھی اس لئے کہ وہ شریک نبوت تھے، اور ظاہر ہے کہ ہارونؑ موسیٰ کے بعد زندہ رہتے تب بھی انکی اطاعت امت پر فرض رہتی اور چونکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو وہ تمام مراتب عطا کئے تھے جو حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰ کی طرف سے دیئے گئے تھے۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی امت پر علی علیہ السلام کی اطاعت (رسول اللہ ﷺ کی طرح) فرض رہی۔

محترم قارئین: آپ اسی نص سے ہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ شیعہ مذہب میں امامت اور امام کا مفہوم کیا ہے اور یہ کہ حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ نہیں بلکہ وہ آپ کی نبوت میں شریک اور آپ کے ہم مرتبہ و ہم پلہ تھے۔

مزید وضاحت کرتے ہوئے شیعوں کا علامہ طوسی تلخیص الشافی صفحہ ۸۱ پر لکھتا ہے: کہ

"عليّ من رسول الله ﷺ واله كنفسه طاعته كطاعته ومعصية كمعصية"

ترجمہ: علیؓ رسول اللہ ﷺ کے ہم مثل ہیں ان کی اطاعت رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہے ان کی معصیت رسول اللہ ﷺ کی معصیت ہے یعنی رسول اللہ ﷺ اور حضرت علیؓ کا مرتبہ برابر تھا۔

جس طرح رسول اللہ ﷺ مبعوث معصوم اور واجب الاطاعت تھے۔ اسی طرح حضرت علیؓ بھی مبعوث معصوم اور واجب الاطاعت تھے، رسالت اور امامت میں لفظی فرق تو ضرور ہے مگر حقیقت میں دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔ (معاذ اللہ) چھٹی صدی ہجری کا شیعہ محدث ابو جعفر طبری اپنی کتاب بشارت المصطفیٰ لشیعہ المرتضیٰ میں بیان کرتا ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا حضرت علیؓ کا یہ کہنا درست ہے کہ اللہ نے انہیں اپنی مخلوق کے لئے امیر مقرر کیا ہے؟ اس شخص کا یہ سوال سن کر آپ ﷺ غصہ میں آگئے اور فرمایا علیؓ مومنوں کے امیر ہیں، اللہ نے ان کی امامت کا فیصلہ فرشتوں کو گواہ بنا کر اپنے عرش پر کیا ہے، علیؓ اللہ کے خلیفہ اور مسلمانوں کے امام ہیں، علیؓ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے، ان کی معصیت اللہ کی معصیت ہے ان کی پہچان

میری پہچان ہے ان کی امامت کا منکر میری نبوت کا منکر ہے ان کی امامت کا منکر میری رسالت کا منکر ہے، میں علی فاطمہ حسن حسین اور باقی نو امام اللہ کے بندوں پر حجت ہیں ہمارا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور ہمارا دوست اللہ کا دوست ہے اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بارہ اماموں کی اطاعت رسول اللہ ﷺ کی طرح امت پر فرض ہے، یہی طبری آٹھویں امام علی رضا سے نقل کرتا ہے کہ امام نے فرمایا کہ:

"النّاس عبید لنا فی الطاعة"

یعنی لوگ اطاعت کے اعتبار سے ہمارے غلام ہیں،

شیعوں کا خاتم المحدثین علامہ مجلسی حق الیقین صفحہ ۴۱ اباب اثبات الامامة میں لکھتا ہے کہ:

"طاعة الائمة واجبة علی النّاس فی اقوالهم وافعالهم"

لوگوں پر اماموں کے اقوال وافعال کی اطاعت فرض ہے

یہی علامہ مجلسی اپنی کتاب بحار الانوار ج ۲۵ ص ۳۶۱ پر لکھتا ہے:

"ان طاعة الائمة کطاعة الرسول ومعصیتهم کمعصیة الرسول"

اماموں کی اطاعت رسول کی اطاعت ہے اور ان کی نافرمانی رسول کی نافرمانی ہے۔

علامہ مجلسی اپنی کتاب بحار الانوار جلد ۳۶ صفحہ ۳۸۶ پر ابو خالد کابلی سے روایت کرتا ہے کہ انہوں نے کہا میں چوتھے امام حضرت علی زین العابدین کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے پوچھا اے صاحبزادہ رسول ﷺ! ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کن کی اطاعت فرض ہے.........؟ آپ نے فرمایا علی علیہ السلام کی پھر حسن اور حسین علیہما السلام کی اور اب یہ سلسلہ ہم تک پہنچ چکا ہے۔ شیعوں کا مجتہد اعظم محمد بن یعقوب کلینی اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۲۶۹ پر لکھتا ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا کہ:

"نحن قوم معصومون امر الله تبارک وتعالیٰ بطاعتنا ونهیٰ عن معصیتنا نحن الحجة البالغة علی من دون السّماء وفوق الارض"

(ترجمہ): ہم سب بارہ امام معصوم عن الخطاء ہیں اللہ نے ہماری اطاعت کا حکم دیا ہے اور ہماری نافرمانی سے منع کیا ہے، ہم آسمان سے نیچے اور زمین کے اوپر رہنے والوں کے لئے اللہ کی طرف سے حجت ہیں۔

بارہ اماموں میں سے کسی اور کی طرف منسوب کرتے ہوئے یہی کلینی اصول کافی جلد اص ۱۸۷ پر لکھتا ہے:

"طاعتی مفترضة مثل طاعة علیؓ وکذالک الائمة من بعدی"

یعنی میری اطاعت علیؓ کی طرح فرض ہے اسی طرح میرے بعد آنے والے اماموں کی اطاعت بھی فرض ہے۔

اسی بناء پر شیعہ مفسر البحرانی مقدمۃ البرہان للبحرانی صفحہ ۲۰ پر لکھتا ہے:

"من جحد امامة امام الله فهو كافر مرتد"

مشہور شیعہ عالم مفید کتاب المسائل میں اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ اماميوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ جو شخص کسی کی امامت پر ایمان نہ لائے اور اس کی اطاعت کی فرضیت کو تسلیم نہ کرے،

"فهو كافر ضال مستحق الخلود فى النّار"

یعنی وہ کافر اور گمراہ اور جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا مستحق ہے۔

اسی سلسلہ میں ابن بابویہ قمی جسے شیعوں نے صدوق کا لقب دے رکھا ہے اپنی کتاب اعتقادات الصدوق صفحہ نمبر ۱۱۳ پر بڑی وضاحت کے ساتھ اسی شیعی عقیدے کو بیان کرتا ہے:۔

"اعتقادنا فيمن جحد امامة امير المؤمنين على ابن طالب عليه السلام والائمة من بعده انه كمن جحد نبوة جميع الانبياء"

جو شخص امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور دیگر گیارہ اماموں کی امامت پر ایمان نہ لائے ہمارا اس کے متعلق عقیدہ ہے کہ وہ اس شخص کی مانند ہے جو تمام انبیاء کرامؑ کی نبوت کا منکر ہو۔

شیعوں کا علامہ البحرانی تفسیر برہان مقدمہ صفحہ ۱۹ پر لکھتا ہے:

"انّ الائمة مثل النبى فى فرض الطاعة والافضلية"

بارہ امام وجوب اطاعت اور فضیلت میں نبی کریم ﷺ کے ہم پلہ و ہم مرتبہ ہیں۔

جس طرح رسول اللہ ﷺ کی اطاعت واتباع امت پر فرض ہے اسی طرح بارہ اماموں کی اطاعت واتباع بھی فرض ہے شیعہ مذہب کی بنیادی کتب کے اقتباسات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی ہے کہ اثنا عشری مذہب میں اماموں کی اطاعت اسی طرح فرض ہے جس طرح انبیاء کرامؑ کی اطاعت فرض ہوتی ہے انکار ختم نبوت کی طرف شیعہ علماء کی جانب سے اٹھایا جانے والا یہ تیسرا قدم تھا۔

نزول وحی

انکار ختم نبوت کی طرف شیعہ مذہب کے بانیوں کی طرف سے جو آخری قدم اٹھایا گیا وہ یہ تھا کہ

اماموں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء کرامؑ کی طرح باقاعدہ وحی نازل ہوتی تھی، علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ شیعوں کے اس عقیدے کی وضاحت کرتے ہوئے اپنی کتاب الشیعہ والسنۃ صفحہ ۱۴۱ میں لکھتے ہیں:

"انّ الشیعة یعتقدون نزول الوحی علیٰ ائمتهم وعن طریق جبرئیل وعن طریق ملک اعظم وافضل من جبرئیل فان ائمتهم فی الحدیث بوّبو ابواباً مستقلة فی هذا الخصوص"

ترجمہ: شیعہ گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کے اماموں پر وحی نازل ہوتی ہے اکثر اوقات تو جبرئیلؑ اللہ کا پیغام لے کر ان پر نازل ہوتے تھے، اور کبھی کبھی شیعوں کے مطابق حضرت جبرئیلؑ سے بھی عظیم اور افضل فرشتہ ان پر نازل ہوتا تھا، شیعہ علماء نے اس سلسلے میں مستقل ابواب قائم کئے ہیں یہ عقیدہ رکھنے کے بعد نہ صرف یہ کہ شیعوں اور دیگر منکرین ختم نبوت کے درمیان کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔ بلکہ اس عقیدے میں شیعہ اثنا عشری اپنے ہم عقیدہ تمام فرقوں پر بھی بازی لے گئے ہیں، شیعوں کی کتب میں ان کے محدثین واکابرین نے بہت سی ایسی نصوص ذکر کی ہیں جن سے واضح طور پر یہ ثبوت ملتا ہے کہ شیعہ اپنے اماموں پر وحی نازل ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں، اس سلسلہ میں اہم ترین کتاب "بصائر الدرجات" ہے جو کہ محمد بن حسین الصفاء کی تصنیف ہے، محمد بن حسین الصفاء شیعوں کے سب سے بڑے محدث کلینی کا استاد ہے، اور قدیم ترین شیعہ محدث ہے، شیعہ مؤرخین کے مطابق یہ شخص امام حسن عسکری کے مقربین میں سے تھا۔ (رجال کشی از طوسی ۴۳۶)

اس شیعہ محدث نے اپنی کتاب بصائر الدرجات الکبریٰ فی فضائل آل محمد ﷺ میں بے شمار ایسے عنوانات قائم کئے اور ان کے تحت ایسی روایات ذکر کی ہیں جن سے شیعوں کے اس عقیدے کی توضیح ہوتی ہے چنانچہ اس کتاب کا ایک عنوان ہے:

''الباب الخامس عشر فی الائمة علیهم السّلام ان روح القدس یتلقا هم اذا حتاجوا الیه"

یعنی جب آئمہ کو ضرورت محسوس ہوتی ہے تو روح القدس ان سے ملاقات کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں روح القدس سے کیا مراد ہے؟ یہی علامہ صفا اسکی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے، امام جعفر صادق فرماتے ہیں:

''خلق والله اعظم من جبرائیل ومیکائیل وقد کان مع رسول الله ﷺ واله

یخبرہ ویسددہ وھو مع الائمۃ یخبرھم ویسددھم" (ایضاً صفحہ ۲۷۵)

ترجمہ: روح القدس جبرائیل اور میکائیل سے بھی بڑا فرشتہ ہے، رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں یہ فرشتہ آپ کے ساتھ ہوتا تھا، آپ کو غیب کی خبریں دیتا تھا اور آپ کی رہنمائی کرتا تھا، اور اب وہ اماموں کو غیب کی خبریں دیتا ہے، اور اماموں کی رہنمائی کرتا ہے۔

ایک اور روایت کے مطابق یہ فرشتہ (جس کی قرآن وحدیث میں کوئی وضاحت نہیں ہے) رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی نبی یا رسول پر نازل نہیں ہوا، یہ صرف آپ پر اور بارہ اماموں کے لئے مخصوص تھا۔

(بصائر الدرجات الباب الثامن عشر صفحہ ۴۸۱)

اس قسم کی روایات کلینی نے بھی اصول کافی میں ذکر کی ہیں، لکھتا ہے امام ابو عبداللہ جعفر صادق نے فرمایا جب سے اللہ تعالیٰ نے جبرائیل و میکائیل علیہم السلام سے بھی بڑے فرشتے روح کو نازل فرمایا یہ آسمانوں پر نہیں گیا، پہلے یہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہوتا تھا، اب یہ ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔

(اصول کافی کتاب الحجۃ ج اصفحہ ۲۷۳)

ایک اور شیعہ محدث الحر العاملی اپنی کتاب الفصول المھمۃ فی اصول الائمۃ باب نمبر ۴۹ صفحہ ۱۴۵ میں لکھتا ہے:

"ان الملائکۃ ینزلون لیلۃ القدر الی الارض ویخبرون الائمۃ علیھم السّلام بجمیع مایکون فی تلک السنۃ من قضاء وقدر وانھم یعلمون کل علم الانبیاء علیھم السّلام"

ترجمہ: لیلۃ القدر میں فرشتے زمین پر اترتے ہیں اماموں کے پاس جاتے ہیں اور انہیں سال بھر میں ہونے والے تمام واقعات اور قضاء وقدر یعنی اللہ تعالیٰ نے اس سال کے لئے جتنے فیصلے کئے ہیں ان کی خبر دیتے ہیں اسی طرح بارہ اماموں کے پاس تمام انبیاء کرامؑ کا علم ہوتا ہے۔ جبرئیل علیہ السلام کے نزول کے متعلق محمد بن حسین الصفاء بصائر الدرجات میں لکھتا ہے:

علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئی مرتبہ ہم کلام ہو چکے ہیں، اللہ تعالیٰ اور علی علیہ السلام کے درمیان حضرت جبرئیل علیہ السلام واسطہ ہوتے تھے۔ (بصائر الدرجات الباب السادس عشر صفحہ ۴۳)

ایک اور جگہ لکھتا ہے:

ایک دفعہ حضرت جبرئیل و میکائیل علیہم السلام علیؓ پر نازل ہوئے اور ان سے گفتگو کی۔ (ایضاً صفحہ ۳۴۱)

امام باقر اور امام جعفر کے پاس ایک دفعہ جبرائیلؑ اور ملک الموت آئے جبرئیل بوڑھے آدمی کی شکل میں تھے، اور میکائیل جوان اور خوبصورت آدمی کی شکل میں تھے۔ (بصائر الدرجات الجزا لخامس صفحہ ۲۵۳)

یہی محمد بن صفار الباب الخامس عشر کے صفحہ ۲۷۱ پر لکھتا ہے:

ایک دفعہ حضرت جعفر سے دریافت کیا گیا:

اے حضرت! جب آپ سے کوئی ایسا سوال پوچھا جاتا ہے جس کا آپ کو علم نہیں ہوتا تو آپ کیا کرتے ہیں؟

جواب میں کہا!

جب کبھی ایسی صورت حال پیدا ہوتی ہے تو روح القدس ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ بصائر الدرجات صفحہ ۴۱۶ میں شیعہ راوی بشیر بن ابراہیم سے روایت ہے ایک روز میں امام جعفر صادق کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص اندر داخل ہوا اور کوئی مسئلہ دریافت کیا، امام علیہ السلام فرمانے لگے، "ماعندی فیھا شیء" مجھے اسکا علم نہیں ہے، وہ آدمی یہ کہتا ہوا واپس چلا گیا کہ دعویٰ واجب الطاعت ہونے کا کرتے ہیں مگر سوالات کا جواب دے نہیں سکتے؟ امام جعفر صادق نے فوراً دیوار کے ساتھ اپنا کان لگالیا گویا کوئی انسان ان سے ہمکلام ہو، تھوڑی دیر کے بعد فرمایا: سائل کہاں ہے؟ اسے واپس بلایا گیا، امام علیہ السلام نے اس کے سوال کا جواب دیا، اور وہ واپس چلا گیا، پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے "لولا نزداد لنفد ما عندنا" یعنی اگر ہمارے علم میں اضافہ نہ کیا جائے تو ہمارا علم کب کا ختم ہو چکا ہوتا، آخر میں اصول کافی کی ایک عبارت نقل کر کے ہم اس بحث کو سمیٹتے ہیں۔ کلینی نے اپنی کتاب میں عنوان قائم کیا ہے:

"بابٌ ان الائمۃ تدخل الملائکۃ بیوتھم وتطأبسطھم وتاتیھم باالاخبار"

یعنی فرشتے اماموں کے گھروں میں داخل ہوتے ہیں اور ان کی مسندوں پر بیٹھتے ہیں اور انہیں غیب کی خبریں دیتے ہیں۔

ان واضح نصوص و عبارات کے بعد کسی شیعہ کے لئے اس امر کی گنجائش نہیں رہتی کہ وہ اماموں پر نزول وحی کے عقیدے کا انکار کرے اور کہے کہ شیعہ ختم نبوت کے منکر نہیں، یا یہ کہ وہ بارہ اماموں کو نبی نہیں

مانتے۔

خلاصہ بحث

گذشتہ ساری بحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ شیعہ اثنا عشری عقیدہ امامت کے پردے میں ختم نبوت کے منکر ہیں امام ان کے نزدیک:

(1) اللہ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے۔ (2) معصوم عن الخطاء ہوتا ہے

(3) واجب الاطاعت ہوتا ہے (4) اس پر وحی نازل ہوتی ہے

اور ظاہر بات ہے کہ یہ چاروں نبوت کی بنیادی خصوصیات ہیں، غیر نبی میں اگر یہ چاروں خصوصیات تسلیم کرلی جائیں تو غیر نبی کو نبی تسلیم کرنا لازم آتا ہے، اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی ایک کو نبی ماننا ختم نبوت کے انکار کو مستلزم ہے تو جب اکٹھے بارہ نبیوں کو تسلیم کرلیا جائے تو کیا یہ ختم نبوت کے انکار کو مستلزم نہیں ہوگا...........؟؟؟

بریلوی مکتب فکر کے جید علماء کرام کے ارشادات گرامی ملاحظہ فرمائیں

مولانا احمد رضا خان بریلویؒ

مولانا احمد رضا خانصاحب بریلویؒ نے آج سے تقریبا ایک صدی قبل ۱۳۲۰ھ میں ایک سوال کے جواب میں نہایت مفصل ومدلل فتوی تحریر فرمایا جو کہ رد الرفضہ کے تاریخی نام سے شائع ہوا، اس کے صفحہ ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ شیعوں کے بہت سے عقائد کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح ہیں۔ ان کے عالم جاہل مرد وعورت چھوٹے بڑے سب باتفاق گرفتار ہیں۔

کفر اول:

قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں

کفر دوم:

ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المومنین علیؓ ودیگر آئمہ طاہرین رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین کو حضرات

عالیات انبیاء سابقین علیہم الصلوات والتحیات سے افضل بتاتا ہے۔اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے یہ اجماع مسلمین ہے کہ وہ کافر اور بے دین ہے۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو غیر نبی کو نبی سے بلند درجہ دے وہ درحقیقت مرتبہ نبوت کی توہین کر رہا ہے اور آئمہ اہل بیت کی محبت کی آڑ میں ختم نبوت کا انکار کر رہا ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ اشرف سیالوی صاحبؒ

(خانقاہ سیال شریف)

شعیت اسلام کیخلاف بدترین سازش ہے اور یہود و مجوس وغیرہ کی اسلام سے بدلہ لینے کی مذموم کوشش ہے۔جس کو صرف اسلام کا لیبل لگا کر پیش کیا گیا۔جو کہ درحقیقت یہودی اور مجوسی نظریات اور اعمال واخلاق کا ایک چربہ ہے،اور معجون مرکب۔اس کا اسلام قرآن اور اہلبیت سے قطعاً کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد رمضان صاحب

صدر مفتی دار العلوم حزب الاحناف (لاہور)

جس فرقہ کے لوگوں کے یہ عقائد ہوں کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ کو منافق مانے اور قرآن کریم کو غیر صحیح سمجھے اور متعہ کو جو باجماع امت حرام ہے ......کو جائز سمجھے، ایسے فرقہ کو ضرور بالضرور غیر مسلم اقلیت ٹھہرانا ضروری ہے،ان کو مسلمان ماننا غلطی ہے۔

شیعوں کے مزعومہ آئمہ معصومین کے متعلق مزید عقائد ونظریات ان کی معتبر کتب سے ملاحظہ فرمائیں

(1)''اجماع علماء امامیه منعقد است بر آں که امام نیز مثل پیغمبر معصوم است از اول تا آخر عمر از جمیع گناهان صغیر و کبیره'' (حق الیقین صفحہ ۴۰)

(2)''مرتبہ امامت بالا تر از مرتبہ پیغمبری است''
(حیات القلوب ج ۳ صفحہ ۲)

(3) امام کے پاس ''ماکان مایکون ''کا علم ہوتا ہے۔
(اصول کافی ج ۱ ص ۲۶۰)

(4) سارے انبیاء ورسولوں سے اس کا درجہ بلند ہوتا ہے۔
(انوار النعمانیہ ج ۱ ص ۲۳،۲۲،۲۱)

(5) امام کی اطاعت فرض ہوتی ہے۔
(اصول کافی ج ۱ ص ۱۸۵ تا ۱۸۶)

(6) سارے انبیاء کے معجزات امام کے پاس ہوتے ہیں۔
(حق الیقین صفحہ ۴۴)

(7) امام کے پاس ساری آسمانی کتب موجود ہوتی ہیں۔
(اصول کافی ج ۱ ص ۲۲۷)

(8) ہر دن رات امام کے پاس لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔
(اصول کافی صفحہ ۲۱۹ ج ۱)

(9) امام سے کوئی چیز بھی مخفی نہیں ہوتی۔
(اصول کافی جلد ۱ ص ۲۱۹)

(10) کائنات کا ذرہ ذرہ ان کا تابع فرمان ہوتا ہے۔
(الحکومت الاسلامیہ صفحہ ۳۹)

(11) امام اپنی مرضی سے مرتا ہے اور اسے اپنی موت کا وقت معلوم ہوتا ہے۔
(اصول کافی ج ۱ صفحہ ۱۵۸)

(12) امام جس چیز کو چاہیں حلال کردیں جس چیز کو چاہیں حرام کردیں۔
(اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۴۴۱)

(13) ہر جمعرات کو امام کی روح معراج پر جاتی ہے۔
(اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۲۵۴)

(14) امام سے بحالت بیدار اور بحالت خواب بھول چوک تک کا سرزد ہونا ناممکن ہے۔
(کلید مناظرہ صفحہ ۱۵)

(15) ہر جگہ پر آن واحد میں بفضلہ حاضر ناظر ہو سکتے ہیں اور ہم کو ہر وقت دیکھتے ہیں اور ہماری ہر بات کو سنتے ہیں۔
(کلید مناظرہ صفحہ ۱۶)

(16) قضاء وقدر لوح وقلم اور حیات وممات پر بحکم خدا مختار ہیں۔
(کلید المناظرہ صفحہ ۱۶)

(17) امام اللہ کا نور ہے۔
(اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۱۹۴)

(18) فرشتہ ساری عمر اس سے کلام کرتا ہے۔
(حق الیقین صفحہ ۴۴، اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۳۸۸)

(19) امام ناف بریدہ ہوتا ہے۔
(حق الیقین صفحہ ۴۲)

(20) امام مختون پیدا ہوتا ہے۔
(اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۳۸۸، حق الیقین صفحہ ۴۲)

(21) امام کے والد کو فرشتہ شہد سے میٹھا دودھ سے سفید اور برف سے ٹھنڈا شربت پلا کر جماع کا حکم دیتا ہے

اور اسی شربت سے امام کے لئے نطفہ بنتا ہے۔ (حق الیقین صفحہ ۴۵)

(22) چالیس دن میں یا چار مہینہ میں امام کو روح پڑتی ہے اور پھر وہ ماں کے پیٹ میں لوگوں کی باتیں سنتا اور سمجھتا بھی ہے۔ (حق الیقین صفحہ ۴۵)

(23) امام ماں کے رحم سے نہیں بلکہ ران سے نکلتا ہے۔ (الکتب المبین جلد ا صفحہ ۲۵۳)

(24) پیدا ہوتے ہی اس کے سارے دانت موجود ہوتے ہیں۔ (حق الیقین صفحہ ۴۵)

(25) پیدا ہوتے ہی اوندھا ہو کر دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر سر اٹھا کر شہادتیں پڑھتا ہے

(26) امام کی ماں کو نفاس نہیں آتا۔ (الکتب المبین جلد ا صفحہ ۲۵۳)

(27) امام کو کبھی احتلام نہیں ہوتا۔ (اصول کافی ج ا صفحہ ۳۸۸، حق الیقین صفحہ ۴۵)

(28) اس کی آنکھوں کو نیند آتی ہے دل کو نہیں۔ (اصول کافی ج ا ص ۳۸۸)

(29) جمائی اور انگڑائی نہیں لیتا نیز جیسے آگے دیکھتا ہے ویسے ہی پیچھے دیکھتا ہے۔ (اصول کافی ج ا ص ۳۸۸)

(30) امام کے پیشاب اور پاخانے میں مشک جیسی خوشبو ہوتی ہے۔

(اصول کافی ج ا صفحہ ۳۸۸، حق الیقین ص ۴۲)

(31) ہر امام ذات محمد ہے "اوّلنا محمد و اوسطنا محمد و اخرنا محمد و کلّنا محمد"

(برہان فی تفسیر القرآن صفحہ ۲۵)

(32) شب قدر میں ملائکہ اور روح الامین جو کہ ملائکہ سے بھی افضل ہیں وقت کے امام پر نازل ہو کر سلام کرتے ہیں اور تمام امور جو اس رات میں سال کے لئے مقرر ہوتے ہیں اس پر پیش کرتے ہیں۔

(حق الیقین صفحہ ۴۴)

(33) عن محمد بن مسلم قال سمعت ابا عبداللہ یقول الائمة بمنزلة رسول اللہ ﷺ الا انھم لیسو الانبیاء ولا یحلّ لھم من النسآء مایحل النبیّ ﷺ واماخلاذ الک فھم فیه بمنزلة رسول اللہ ﷺ "یعنی امام نبی نہیں ہیں اور نبی پاک ﷺ جتنی بیویاں بھی حلال نہیں باقی ہر بات میں رسول اللہ ﷺ کے برابر ہیں۔ (اصول کافی ج ا ص ۲۷۵)

محترم قارئین:

شیعہ مذہب کی معتبر کتب سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ان کے مذہب میں ختم نبوت کا کوئی تصور نہیں، انکے نزدیک آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ نہیں ہیں بلکہ محمد بن حسن عسکری المعروف امام غائب ہیں، چنانچہ مرزا واجد حسین لکھنوی شیعی نے اشتہار ضمیمہ انوار الاسلام میں صاف ظاہر کر دیا ہے راقم سطور اس ضمیمہ کو النجم جلد ۳ نمبر ۶ بابت ربیع الاول ۱۳۴۴ھ تحریر کرتا ہے۔ نبی غیر تشریعی قیامت تک ہوتے رہیں گے، اور وہ عترت رسول ﷺ ہیں اسی وجہ سے آئمہ علیہ السلام کو ایمانیات میں داخل کیا ہے اگر نبوت بند ہوتی تو متقدمین علماء اثناء عشریہ غیر نبیوں کو ایمانیات میں داخل نہ کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ ۲۵۵ھ میں شیعہ مذہب کے باقاعدہ معرض وجود میں آنے کے بعد سے لے کر آج تک کوئی بھی محقق عالم ایسا نہیں گزرا جس نے شیعہ مذہب کا تفصیلی مطالعہ کیا ہو اور پھر انہیں ان کے عقیدہ امامت کی وجہ سے ختم نبوت کا منکر نہ کہا ہو۔ راقم سطور نے طوالت کے خوف سے متقدمین علماء کرام میں صرف دو مستند علماء قاضی عیاض مالکیؒ المتوفی ۵۴۴ھ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ المتوفی ۵۶۱ھ کے اقوال کو پیش کیا ہے اور متاخرین علماء کرام میں سے بارھویں صدی کے عظیم مجدد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور تینوں مکاتب فکر دیو بندی بریلوی اور اہلحدیث کے جید علماء کرام کے فتوٰی جات بھی آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں جن سے آپ بآسانی یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ ہمارے متقدمین اور متاخرین علماء اس بات پر متفق ہیں کہ شیعوں کا عقیدہ امامت آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف پر فریب بغاوت ہے اور شیعت کے بانی عبداللہ بن سبا یہودی نے عقیدہ امامت آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر کاری ضرب لگانے کے لئے گھڑا ہے اس ساری گفتگو کے بعد راقم سطور چند گزارشات اہل علم حضرات کی خدمت میں عرض کرتا ہے۔

(1) جب شیعہ بھی قادیانیوں کی طرح ختم نبوت کے منکر ہیں تو ان کے خلاف بھی اسی انداز میں جدوجہد کی جائے جس انداز میں قادیانیوں کے خلاف کی گئی تھی، تا کہ سادہ لوح مسلمان ان کے دامِ فریب سے محفوظ رہ سکیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کر سکیں۔

(2) حق کے واضح ہو جانے کے بعد احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے میدان عمل میں نکلیں، پوری سنی

قوم ختم نبوت کے تحفظ کے لئے آپ کے شانہ بشانہ چلنے کے لئے تیار ہے۔

(3) اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے دینی جماعتوں کے بنائے جانے والے اتحاد (متحدہ مجلس عمل) اور دینی مدارس کے تحفظ کے لئے بنائے جانے والے اتحاد (اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ) سے ان ختم نبوت کے بدترین منکروں کو فی الفور علیحدہ کریں تا کہ سادہ لوح مسلمان ان اتحادوں کی وجہ سے دھوکہ کا شکار نہ ہوں۔

راقم سطور انتہائی دردمندی کے ساتھ ختام الکلام کے طور پر گیارہویں صدی کے عظیم مجدد امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کی علماء کرام کو خاص نصیحت وہدایت انہی کے الفاظ میں نقل کرتا ہے۔

''اما چوں شیعہ شنیعہ اصحاب عظام را بابدی یاد میکنند و بہ سب و لعن ایشاں جرأت می نمایند علماء اسلام را واجب و لازم است کہ رد آنہا نمایند و مفاسد ایشاں را ظاہر سازند.

(رد روافض صفحہ ۳۴)

یعنی جب شیعہ شنیعہ صحابہ کرامؓ کو برائی سے یاد کرتے ہیں اور ان پر لعن طعن کی جرأت کرتے ہیں، تو علماء کرام پر واجب اور لازم ہے کہ ان کا رد کریں اور کے مفاسد کو ظاہر کریں۔

آخری گزارش راقم ان سادہ لوح شیعہ عوام سے کرتا ہے جو کہ حق کے طالب ہیں جو حضرت حسینؓ کی شہادت کے ذکر پر آنسو بہا لینے اور ماتم کر لینے اور تعزیہ نکال لینے اور محبت اہل بیت کے پر فریب نعروں کو ہی شیعہ مذہب سمجھتے ہیں، خدارا! اپنی عاقبت کو تباہ نہ کرو، کیا تم چاہو گے کہ ایسے مذہب کو اختیار کیئے رکھو جس کی تعلیمات واضح طور پر اسلام اور کتاب وسنت کے خلاف ہیں اور جس مذہب میں ختم نبوت ورسالت کا کوئی تصور نہیں.........؟؟؟

نسئال اللہ الھدایۃ وھو الھادی الیٰ صراط مستقیم

یکے از خدام اصحاب رسول واہل بیت رسول

ابن محمد الجاہد ۱۰ محرم ۱۴۲۸ھ

SMS کریں

تحفظ ناموس صحابہؓ کے موضوع پر شائع ہونے والے لٹریچر کی Uptodates مفت حاصل کرنے کے لئے اپنا نام، ایڈریس، اور موبائل نمبر ہمارے موبائل نمبر 0322-4637823 پر رجسٹر کروائیں، اپنے مسائل، آرا، اور تجاویز، بھی اسی نمبر پر لکھوائیں۔

النجم ریسرچ اکیڈمی پاکستان

E-Mail-inam_ssp@yahoo.com

النجم ریسرچ اکیڈمی پاکستان

بیاد

امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنویؒ

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ

حضرت مولانا سید نورالحسن شاہ صاحب بخاریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا دوست محمد قریشی صاحبؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال النبی ﷺ
إذا رأيتم الذين يسبون أصحابي
فقولوا لعنة الله على شركم

چہل حدیث

در

دفاعِ صحابہؓ

از قلم

ابن محمد المجاہد

ناشر

النجم ریسرچ اکیڈمی پاکستان

عنقریب زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آرہی ہے

ناشر النجم ریسرچ اکیڈمی
پاکستان